بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خوب یادرکھو کہ انسان کو شرف اور سعادت تب ملتی ہے جب وہ ذاتی طور پر کسی کا دشمن نہ ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 03 فروری 2017ء کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں بنگلہ دیش اور سیرا لیون کے جلسہ سالانہ کا ذکر کر کے فرمایا کہ اللہ کرے کہ جس مقصد کے لیے یہ جلسے منعقد ہوتے ہیں اس مقصد کی روح کو ہم سمجھنے والے ہوں اور پھر حاصل کرنے والے ہوں خواہ جلسہ دنیا کے کسی ملک میں ہو۔ وہ مقصد وہ ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ اسلام نے مختلف اوقات میں جلسے کے حوالے سے بیان فرمایا۔ دنیا کے ہر احمدی کو ہر وقت یہ مقصد اپنے سامنے رکھنا چاہئے کیونکہ یہ صرف تین دن کا مقصد نہیں ہے۔ بلکہ ایک احمدی کی تمام زندگی کا مقصد ہے۔ اور وہ مقاصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرمائے کہ جلسہ کا مقصد ایک یہ ہے کہ زہد اور تقویٰ پیدا ہو۔ اب یہ کوئی عارضی چیز نہیں ہے مستقل رہنے والی چیز ہے۔ پھر جلسے پر آنا تمہارے اندر اللہ تعالیٰ کے خوف کا حقیقی ادراک دلانے والا ہو۔ یہ بھی ایک مستقل چیز ہے یعنی اپنے محبوب کی ناراضگی کا خوف۔ پھر یہ کہ جلسہ پر آنا اور روحانی ماحول ایک دوسرے کے لئے دلوں میں نرمی پیدا کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے محبت میں بڑھنے والا ہو۔ آپس میں ایسا بھائی چارہ پیدا ہو جائے جس پر دنیا رشک کرے کہ ایسے نمونے ہی حقیقی اسلامی تعلیم کا اظہار ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کی ضرورت کا بھی احساس دلایا کہ آپؑ کے ماننے والے انکسار اور عاجزی دکھانے والے ہوں۔ **تکبر اور غرور کو اپنے اندر سے بالکل نکال دیں۔** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جیسا کہ ذکر ہوا کہ جلسوں کے مقاصد میں ایک مقصد زہد اور تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ تقویٰ کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ **تقویٰ کے معنی ہیں کہ بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا۔** مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں کہ ایک شخص کہے کہ میں نیک ہوں اس لئے کہ میں نے کسی کا مال نہیں لیا، کسی کو لوٹا نہیں، کسی کے حقوق غضب نہیں کئے، نقب زنی نہیں کی، چوری نہیں کرتا، بد نظری اور زنا نہیں کرتا۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے، یہ کوئی نیکی نہیں ہے، یہ مذاق ہے کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ **بلکہ اصل اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوع انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دینے کو تیار ہو۔** اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا" اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو بدی سے پرہیز کرتے ہیں اور ساتھ ہی نیکیاں بھی کرتے ہیں"۔ اسی طرح دعا کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں" دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔ ایک مٹی لو، وہ دعا سے سونا بن جاتی ہے دعا میں ایسی تاثیر ہونی چاہئے۔ اور دعا ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے لیکن کیسی دعا ایسا اثر رکھتی ہے، فرمایا کہ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے ایسی دعا جو دل سے نکل رہی ہو اور اس کے ساتھ روح پگھلتی ہو ایسی دعا پانی کی طرح بہہ کر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتی ہے وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے۔ ایسے ہی اگر نماز کی حقیقت معلوم کرنی ہے کہ کیا حقیقت ہے نماز کی جس سے خدا ملتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں نمازیں تو بڑی پڑھی ہیں۔ اللہ نہیں ملا۔ اگر نمازوں میں صرف ظاہری طور پر قیام کیا، رکوع کیا، سجدے کئے تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جب تک کہ اس کے ساتھ یہ کوشش شامل نہ ہو کہ روح بھی اپنے طور پر قیام اور رکوع اور سجود سے کچھ حصہ لے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ اس کی مزید وضاحت فرمائی کہ سب کو سب کچھ ملتا تو اللہ کے فضل سے ہی ہے، اس لئے فضل کو حاصل کرنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے آگے جھکو۔ اسی سے مانگو اور جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ معرفت حاصل ہو تو پھر حقیقی نماز بھی ادا ہوتی ہے۔ اور اس کے لئے مجاہدہ اور محنت کی ضرورت ہے، لگاتار کوشش کی ضرورت ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ **"خوب یاد رکھو کہ انسان کو شرف اور سعادت تب ملتی ہے جب وہ ذاتی طور پر کسی کا دشمن نہ ہو۔** ہاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی عزت کے لئے الگ امر ہے۔ اللہ اور رسول ﷺ کی عزت کا سوال پیدا ہوتا ہے تو دشمنی پیدا ہو جاتی ہے یعنی جو شخص خدا اور اس کے رسول ﷺ کی عزت نہیں کرتا بلکہ ان کا دشمن ہے اسے تم اپنا دشمن سمجھو۔ اور دشمن سمجھنے کا مطلب یہ نہیں کہ تم اس پر افتراء کرو اور بلاوجہ اس کو دکھ دینے کے منصوبے کرو، نہیں بلکہ اس سے الگ ہو جاؤ اور اس کا معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد کر دو۔ ممکن ہو تو اس کی اصلاح کے لئے دعا کرو۔ اور اس کے ساتھ اپنی طرف سے کوئی نیا جھگڑا نہ شروع کر دو۔ فرمایا کہ یہ امور ہیں تزکیہ نفس سے متعلق ہیں۔ **اگر نفسانی لالچ اور اغراض کے لئے کسی کو دکھ دیتے اور عداوت کے سلسلوں کو وسیع کرتے ہیں تو اس سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی کیا بات ہوگی۔** پس کسی ذاتی رنجش کی وجہ سے کسی کو دکھ نہیں دینا۔ اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمن کو اپنا دشمن سمجھو اس کے پاس سے اُٹھ جاؤ، اُس کے لئے دعا کرو، اُس کی اصلاح کی کوشش کرو اور اُس کے حملوں کا جائز طریقوں سے جواب دو۔ لیکن یہ نہیں کہ اس کی ہر بات کو بُرا سمجھتے ہوئے مکمل طور پر غلط طریقے سے دشمنی پر اتر جاؤ۔ یہ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کا حقیقی فہم اور ادراک عطا فرمائے اور اپنا فضل فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والی ہماری نمازیں اور عبادتیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ حقوق العباد کی ادائیگی کی باریکی کو سمجھنے والا ہمیں بنائے، ہمارا ہر فعل چاہے وہ دنیاوی ہو، اس نیت سے ہو کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہر حال میں حاصل کرنا اور مقدم رکھنا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شعبہ تربیت جماعت احمدیہ جرمنی